مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور ۲۰۰۲ میں جب کہ میری عمر ۱۰ سے ۱۱ سال تھی، میری والدہ نے میرا نکاح کیا، جبکہ لڑکی کی عمر چار سے پانچ سال تھی، لڑکی کی جانب سے اس کے والدین نے اور میں نے ذاتی طور پر ایجاب و قبول کیا، بلوغت کے بعد مختلف مقامات پر کئی مرتبہ میں نے یہ کہا کہ میں اس سے رشتہ نہیں کرنا چاہتا یا میری طرف سے فارغ ہے؟

۱. کیا یہ نکاح منعقد ہوا؟

۲. اگر نکاح ہوا تو کیا طلاق واقع ہوئی؟

تنقیح: لڑکی اور لڑکے دونوں کے خاندان والے مجلس نکاح میں موجود تھے۔

الجامعة الاشرفية دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر لڑکا ایجاب و قبول کے وقت نابالغ تھا، تو اس کے نکاح کے لئے ایجاب و قبول ولی کی اجازت پر موقوف تھا، اگر ایجاب و قبول کے وقت لڑکے کا ولی / والد مجلس نکاح میں موجود تھا اور اس نے اس نکاح کی نفی نہیں کی بلکہ اس پر خاموشی اختیار کی، تو یہ ولی کی طرف سے اجازت سمجھی جائے گی۔ پھر اگر لڑکی کی جانب سے اس کے والدین نے بھی ایجاب و قبول کر لیا تھا تو شرعاً یہ نکاح منعقد ہو گیا۔

ج ۲. لڑکے کا بلوغت کے بعد یہ کہنا "میری طرف سے فارغ ہے" اگر طلاق کی نیت سے کہے تو ایک طلاق بائن واقع ہو کر عورت نکاح سے نکل چکی۔

۱. و فی الدر المختار ، کتاب النکاح باب الولی ،ج:۳،ص:۵۵ (طبع سعید) وهو أی الولی شرط صحة نکاح صغیر ومجنون ---الخ -

۲. وفی الهندية کتاب النکاح ، الباب الأول ، ج:۱،ص:۲۶۷ (طبع ماجدية) واما شروطه فمنها العقل والبلوغ والحرية فی العاقد الا ان الاول شرط الانعقاد فلا ینعقد نکاح المجنون والصبی الذی لایعقل۔ کما فی تنقیح الفتاویٰ ۲:۱۶۶ ان الصبی المحجور لو تصرف تصرفا یجوز علیه لو فعله ولیه فی صغره کبیع وشراء وتزوج وتزویج امته وکتابة قنه ونحوه فاذا فعله الصبی بنفسه یتوقف علی اجازة ولیه مادام صبیا{۱} وفی الهداية ۳:۳۷۱ واذا اذن ولی الصبی للصبی فی التجارة فهو فی البیع والشراء وکذا کل ما هو دائر بین النفع والضرر کالتزوج کالعبد الماذون{۲} وبمعناه فی ردالمحتار {۳}، وفی الهداية ۳:۳۷۲ ویصیر الصبی ماذونا بالسکوت کما فی العبد

۲. وان زوج الصغير او الصـغيرة ابعد الاولياء فان كان الاقرب حاضـراً وهو من اهل الولاية توقف نكاح الا بعد على اجازته وان لم يكن من اهل الولاية بان كان صغيراً وكبيراً مجنوناًجاز...الخ (فتاویٰ عالمگری ص۱۲ج۲ کتاب النکاح الباب الرابع فی الاولیاء
۳. فالكنايات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال الخ فنحو اخرجي واذهبی وقومی الخ خلية برية حرام)الدر المختار علی ہامش ردالمختار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۷ ـ ط ـ س ـ ج۳ص۲۹۶(ظفیر۔
٤. (الصريح يلحق الصريح ويلحق البائن بشرط العدة (در مختار) واذ الحق الصريح البائن كان بائنا لان البينونة السابقة عليه تمنع الرجعة كما فی الخلاصة (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۴۵ ـ ط ـ س ـ ج۳ص۳۰۶)والله تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۱/ربیع الاوّل/۱۴۴۵ھ

2023/09/28ء

الجواب صحیح
محمد زکریا
۱۱/۳/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح
۱۱/۳/۱۴۴۵ھ

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/122
التاریخ: 28/9/23
الجامعة الاشرفية